30 جولائی 1962

از عدالت عظمیٰ

بی۔ایم۔رامسوامی

بنام

بی ایم کرشنا مورتی اور دیگر

(بی پی سنہا، سی۔ جے، ایس جے۔امام، کے سبّا راؤ، کے این وانچو، جے سی شاہ اور این راجگو پالا آیانگر، جسٹسز۔)

انتخابی تنازعہ–انتخابات کی جواز کو للکارا گیا–رائے دہندگان کی تصدیق شدہ فہرستیں–مداخلت کرنے کے لیے عدالتوں کا اختیار–میسور ولیج پنچایتیں اور مقامی بورڈ ایکٹ، 1959 (میسور-10 کا 1959)، دفعہ 9، 10، 13–میسور پنچایتیں اور تعلقہ بورڈ الیکشن قواعد، 1959، رول 3–عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (1950 کا 43)، دفعہ 23، 24، 30–عوامی نمائندگی قواعد، 1956، قاعدہ 26۔

ریاست میسور میں ایک پنچایت کے انتخابات ہوئے۔اپیل کنندہ اور پانچ دیگر افراد نے مقررہ تاریخ کے اندر اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرائے۔اپیل کنندہ اور مدعا علیہ 2 کو باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا گیا۔جواب دہندہ میں نے میسور گاؤں کی دفعہ 13 کے تحت انتخابی درخواست دائر کی۔ پنچایت اور مقامی بورڈ ایکٹ، 1959، اس اعلان کے لیے کہ اپیل کنندہ، باضابطہ طور پر منتخب نہیں ہوا تھا اور وہ خود باضابطہ طور پر منتخب ہوا تھا۔منسیف نے مؤقف اختیار کیا کہ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی مقررہ تاریخ پر اپیل کنندہ کا نام ووٹرز کی تصدیق شدہ فہرست میں نہیں تھا اور اس لیے وہ اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کا حقدار نہیں تھا۔اپیل کنندہ کا انتخاب الگ کر دیا گیا۔ہائی کورٹ نے منسیف کے نتیجے کو ایک مختلف استدلال کی بنیاد پر برقرار رکھا۔اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ اپیل کنندہ کا نام عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 23 کے تحت قانون ساز حلقے کی انتخابی فہرست میں مقررہ تاریخ سے پہلے شامل کیا گیا تھا لیکن اسے عوامی نمائندگی کے قواعد، 1956 کے اصول 26 کی براہ راست خلاف ورزی میں شامل کیا گیا تھا، اور اس لیے مذکورہ شمولیت کالعدم تھی۔اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا۔

مانا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے پیش نظر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ کے کاغذات نامزدگی کی کوئی نامناسب قبولیت تھی۔ چونکہ ان کا نام ووٹرز کی فہرست میں تھا، اس لیے وہ پنچایت کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کے اہل تھے۔ایکٹ میں کوئی شق نہیں تھی جس نے ہائی کورٹ کو اس بنیاد پر انتخابات کو کالعدم قرار دینے کا اختیار دیا کہ اگرچہ کسی امیدوار کا نام فہرست

میں تھا،لیکن اسے غیر قانونی طور پر اس میں شامل کیا گیا تھا۔انتخابی فہرست میں اپیل کنندہ کا نام شامل کرنے میں انتخابی رجسٹریشن افسر کی کارروائی غیر قانونی ہوسکتی ہے،لیکن سول عدالت میں اس پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔غلطی کو صرف قواعد کے قاعدہ 24 کے تحت اپیل کو ترجیح دے کر یا کسی دوسرے مناسب علاج کا سہارا لے کر قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے درست کیا جا سکتا ہے۔الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کی کارروائی کالعدم نہیں تھی۔اس کے پاس انتخابی فہرست میں اپیل کنندہ کا نام شامل کرنے کی درخواست پر غور کرنے اور اس طرح کی کارروائی کرنے کا تسلیم شدہ دائرہ اختیار تھا جسے وہ مناسب سمجھے۔مقرر کردہ طریقہ کار کی عدم تعمیل نے اس کے دائرہ اختیار کو متاثر نہیں کیا، حالانکہ اس سے اس کا عمل غیر قانونی ہوسکتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: سول اپیل نمبر 233۔

1961 کی تحریری درخواست نمبر 814 میں میسور ہائی کورٹ کے 2 اگست 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی وینڈ ٹینگر اور ایس این اینڈ لی۔

جواب دہندگان پیش نہیں ہوئے ۔ 30 جولائی 1962۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سبّا راؤ، جے۔—خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ریاست میسور میں اپنے پہلے حلقے سے بیا پنہلی کی پنچایت کے انتخاب کے سلسلے میں ایک تنازعہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

مذکورہ انتخابات کے واقعات کا کیلنڈر مندرجہ ذیل تھا:

انتخابات کا نوٹیفکیشن۔	1960–2–6
وہ تاریخ جس تک امیدواروں کو کاغذات نامزدگی داخل کرنا تھا	1960–3–16
کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی تاریخ۔	1960 –3–18
رائے شماری۔	1960–4– 13

نتائج کا اعلان 1960-4-14

اپیل کنندہ اور پانچ دیگر افراد نے مقررہ تاریخ کے اندر اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ انتخابات مقررہ تاریخ یعنی 13 اپریل 1960 کو ہوئے۔ امیدواروں نے ووٹ حاصل کیے جیسا کہ ذیل میں ذکر کیا گیا ہے :

اپیل کنندہ۔	....169 ووٹ
جواب دہندہ 2	... 158 ووٹ
جواب دہندہ 1	....128 ووٹ
جواب دہندہ 3	....115 ووٹ
جواب دہندہ 4	....38 ووٹ
جواب دہندہ 5	....46 ووٹ

اپیل کنندہ اور مدعا علیہ 2 کو باضابطہ طور پر پنچایت کے لیے منتخب قرار دیا گیا۔

مدعا علیہ 1 نے میسور ولیج پنچایتز اینڈ لوکل بورڈز ایکٹ 1959 (میسور ایکٹ نمبر 1959 کا 10) کی دفعہ 13 کے تحت ایک انتخابی پٹیشن دائر کی، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، بنگلور کے دوسرے منسیف کی عدالت میں، اس اعلان کے لیے کہ اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب نہیں کیا گیا تھا اور مزید اعلان کے لیے کہ پہلا مدعا علیہ باضابطہ طور پر منتخب ہوا تھا۔ پہلے مدعا علیہ کا معاملہ، جیسا کہ اس کی درخواست میں انکشاف کیا گیا تھا، یہ تھا کہ نامزدگی داخل کرنے کے لیے مقررہ تاریخ پر اپیل کنندہ کا نام میسور پنچایتوں اور ٹولوک بورڈ کے انتخابی قواعد، 1959 کے قاعدہ 3، شق (5) کے تحت شائع ہونے والی ووٹرز کی تصدیق شدہ فہرست میں نہیں تھا، جسے اس کے بعد قواعد کہا جاتا ہے، اور اس لیے وہ اپنا نامزدگی داخل کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ یہ ان کا مزید مقدمہ تھا کہ اپیل کنندہ عام طور پر بیاپنہلی کا رہائشی نہیں تھا اور اس لیے انہیں اس حلقے سے انتخاب لڑنے کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا۔

دانشور منسیف نے دوسرے نکتے پر مؤقف اختیار کیا کہ اپیل گزار عام طور پر مذکورہ گاؤں کا رہائشی ہوتا ہے اور اس لیے پنچایت کی انتخابی فہرست میں شامل ہونے کا اہل ہوتا ہے، لیکن وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کا نام مذکورہ پنچایت کے ووٹرز کی مستند فہرست میں شامل نہیں تھا۔ اس نتیجے پر، اس نے اپیل کنندہ کے انتخاب کو الگ کر دیا اور اگلے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے مدعا علیہ کو اس کی جگہ باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کیا۔

اپیل پر، ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے، منسیف کے اس نتیجے کو نوٹ کرنے کے بعد کہ اپیل کنندہ کا نام پنچایت کے ووٹرز کی تصدیق شدہ فہرست میں شامل نہیں تھا، مشاہدہ کیا کہ وہ فاضل منسیف کی طرف سے دی گئی استدلال سے متفق نہیں ہیں، لیکن وہ ایک مختلف استدلال کی بنیاد پر اس کے نتیجے سے متفق ہیں۔ ان کا مؤقف تھا کہ اگرچہ اپیل کنندہ کا نام عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 23 کے تحت قانون ساز حلقے کی انتخابی فہرست میں مقررہ تاریخ سے پہلے شامل کیا گیا تھا لیکن اسے آر کی براہ راست خلاف ورزی میں شامل کیا گیا تھا۔ 26 عوامی نمائندگی کے قواعد، 1956، اور اس وجہ سے، مذکورہ شمولیت کالعدم تھی۔ اس طرح کا مؤقف اختیار کرنے کے بعد، انہوں نے ماہر منسیف سے اتفاق کیا کہ اپیل کنندہ کا انتخاب ایک طرف رکھ دیا جائے گا۔ اس لیے اپیل۔ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ جواب دہندگان کی طرف سے کوئی پیشی نہیں تھی۔

اٹھائے گئے نقطہ پر غور کرنے سے پہلے، زمین کو صاف کرنا آسان ہوگا۔ ایکٹ کی دفعہ 9 میں کہا گیا ہے :

" میسور قانون ساز اسمبلی کی انتخابی فہرست، جو اسمبلی کے حلقے کے ایسے حصے کے لیے فی الحال نافذ ہے، جو کسی پنچایت حلقے میں شامل ہے، اس ایکٹ کے مقصد کے لیے، ایسے پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست سمجھی جائے گی۔ پنچایت کا سکریٹری مقررہ طریقے سے ہر پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست برقرار رکھے گا۔ وضاحت. بی اس سیکشن کے مقصد کے لیے، انتخابی فہرست کا مطلب عوامی نمائندگی ایکٹ، 950(1950 کا مرکزی ایکٹ XLIII) کی دفعات کے تحت تیار کردہ انتخابی فہرست ہوگی جو فی الحال نافذ ہے۔

سیکشن 10 کہتا ہے:

ــــ"ہر وہ شخص جس کا نام کسی پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست میں ہے، جب تک کہ اس ایکٹ کے تحت یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت نااہل قرار نہ دیا جائے، پنچایت کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کا اہل ہوگا: . . . ."

قواعد کے قاعدہ 3 میں رائے دہندگان کی فہرست کی دیکھ بھال اور تحویل کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پنچایت کا سکریٹری ہر پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست رکھے گا، کہ وہ اس فہرست پر پنچایت کی مہر لگا کر اس کی تصدیق کرے گا، اور یہ کہ وہ وقتاً فوقتاً ایسی ہر فہرست کی تصدیق شدہ کاپی پر عمل کرے گا، ایسی کوئی بھی اصلاح جو میسور قانون ساز اسمبلی کے انتخابی فہرست میں کی جا سکتی ہے اور ہر اصلاح کے نیچے ابتدائی طور پر کی جا سکتی ہے۔ مذکورہ دفعات سے یہ واضح ہو جائے گا کہ میسور قانون ساز اسمبلی کی انتخابی فہرست کا متعلقہ حصہ پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست سمجھا جاتا ہے، اور پنچایت کے سکریٹری کو مذکورہ حلقے کے ووٹرز کی باضابطہ طور پر تصدیق شدہ علیحدہ فہرست برقرار رکھنی ہوگی۔ فاضل منسیف نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ پنچایت ووٹرز کی مذکورہ تصدیق شدہ فہرست ان کے سامنے پیش نہیں کی گئی تھی، اس لیے یہ ثابت نہیں ہوا کہ اپیل کنندہ کا نام نامزدگی کی تاریخ کو اس میں شامل کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے مذکورہ نتیجے کو اس بنیاد پر قبول نہیں کیا کہ وہ

فاضل منسیف کی دی گئی استدلال سے متفق نہیں ہیں؛ لیکن بدقسمتی سے انہوں نے ان سے اختلاف کرنے کی وجوہات نہیں بتائیں۔لیکن انتخابی پٹیشن کی ذاتی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے مدعاعلیہ نے اپنی پٹیشن میں قبول کیا کہ اپیل کنندہ کا نام اس تاریخ کو مذکورہ تصدیق شدہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا جب اس نے اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا تھا۔غالباً اس حقیقت کی وجہ سے ہائی کورٹ کے تعلیم یافتہ ججوں نے تعلیم یافتہ منسیف کے نتائج کو برقرار رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔درخواست میں مذکورہ اعتراف کے پیش نظر، اپیل کنندہ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ تصدیق شدہ فہرست طلب کرے تاکہ وہ ثابت ہو سکے جو پہلے ہی داخل کی جا چکی ہے۔

یہ ہمیں اپیل میں پیدا ہونے والے واحد ٹھوس سوال پر غور کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کا دعوی ہے کہ ہائی کورٹ نے میسور قانون ساز اسمبلی کی انتخابی فہرست میں اپیل کنندہ کا نام شامل کرنے کی قانونی حیثیت کے سوال پر غور کرنے میں غلطی کی، کیونکہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے ذریعے یا اس کے اختیار کے تحت کی گئی کارروائی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھانے کے لیے سول عدالتوں کے دائرہ اختیار کو روک دیا گیا تھا۔

یہ عام بات ہے کہ اپیل کنندہ کا نام میسور قانون ساز اسمبلی کی انتخابی فہرست میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے شامل کیا گیا تھا۔لیکن کہا جاتا ہے کہ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر نے اس سلسلے میں مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا۔اٹھائے گئے سوال سے متعلق دفعات کو اس مرحلے پر آسانی سے پڑھا جاسکتا ہے۔عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 23 میں لکھا ہے :

(1) کوئی بھی پارسن جس کا نام کسی حلقے کی انتخابی فہرست میں شامل نہیں ہے، اس فہرست میں اپنا نام شامل کرنے کے لیے اس کے بعد فراہم کردہ طریقے سے درخواست دے سکتا ہے۔عوام کی نمائندگی (انتخابی رولز کی تیاری) ضابطے، 1956 کا قاعدہ 26 کہتا ہے :

(i) دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (i) کے تحت ہر درخواست فارم 4 (حصہ I) میں نقل میں کی جائے گی اور اس کے ساتھ—

(a) جہاں یہ چیف الیکٹورل آفیسر کے لیے ہے، دس روپے کی فیس سے، اور

(b) جہاں یہ انتخابی رجسٹریشن افسر کے لیے ہے، ایک روپے کی فیس سے۔

(2) ذیلی دفعہ (i) میں مذکور فیس غیر عدالتی ڈاک ٹکٹوں کے ذریعے ادا کی جائے گی۔

(3) چیف الیکٹورل آفیسر یا، جیسا بھی معاملہ ہو، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر ایسی درخواست موصول ہونے پر فوری طور پر ہدایت دے گا کہ اس کی ایک کاپی اس کے دفتر میں کسی نمایاں جگہ پر اس طرح کی پوسٹنگ کی تاریخ سے سات دن کی مدت کے اندر اس طرح کی درخواست پر اعتراضات طلب کرنے والے نوٹس کے ساتھ پوسٹ کی جائے۔

(4) چیف الیکٹورل آفیسر یا، جیسا بھی معاملہ ہو، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، ذیلی قاعدہ (3) میں متعین مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے، اس کی طرف سے موصول ہونے والے اعتراضات، اگر کوئی ہوں، پر غور کرے گا اور اگر مطمئن ہو جائے کہ اپیل کنندہ انتخابی فہرست میں رجسٹرڈ ہونے کا حقدار ہے، تو اپنا نام اس میں شامل کرنے کی ہدایت کرے گا۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 24 میں کہا گیا ہے :

اپیل اس وقت کے اندر اور اس انداز میں ہوگی جو مقرر کیا جائے —

(a) چیف الیکٹورل آفیسر کو، دفعہ 22 یا دفعہ 23 کے تحت الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے کسی بھی حکم سے، اور

(b) دفعہ 23 کے تحت چیف الیکٹورل آفیسر کے کسی بھی حکم سے الیکشن کمیشن کو۔

عوامی نمائندگی کا قاعدہ 27 (انتخابی فہرستوں کی تیاری) قواعد، 1956، اپیلوں کو ترجیح دینے کا طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ رجسٹریشن افسر کے سامنے شمولیت کے لیے ایک درخواست دائر کی گئی تھی۔ یہ بھی عام معاملہ ہے کہ انتخابی رجسٹریشن افسر نے کسی نمایاں جگہ پر درخواست کی پوسٹنگ اور اس طرح کی درخواست پر اعتراضات طلب کرنے سے متعلق قاعدہ 26 میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا۔ اس لیے اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اپیل کنندہ کا نام انتخابات میں شامل کرنا واضح طور پر غیر قانونی تھا۔ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 30 کے تحت، کسی بھی سول عدالت کو انتخابی رجسٹریشن افسر کے ذریعے یا اس کے اختیار کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھانے کا دائرہ اختیار نہیں ہوگا۔ سیکشن کی شرائط واضح ہیں اور انتخابی فہرست میں اپیل کنندہ کا نام شامل کرنے میں انتخابی رجسٹریشن افسر کی کارروائی، اگرچہ غیر قانونی ہے، سول عدالت میں اس پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا: لیکن اسے صرف قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے درست کیا جا سکتا ہے، یعنی قواعد کے قاعدہ 24 کے تحت اپیل کو ترجیح دے کر، یا کسی دوسرے مناسب علاج کو دوبارہ ترتیب دے کر۔ لیکن ہائی کورٹ کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کی کارروائی کالعدم ہے کیونکہ اس نے قواعد کے مطابق نوٹس دیے بغیر حکم دیا تھا۔ ہمیں یہ کہنا مشکل لگتا ہے کہ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کی کارروائی کالعدم ہے۔ اپیل کنندہ کا نام انتخابی فہرست میں شامل کرنے کی درخواست پر غور کرنے اور اس طرح کی کارروائی کرنے کا تسلیم شدہ دائرہ اختیار اس کے پاس ہے جو وہ

مناسب سمجھے۔ مقرر کردہ طریقہ کار کی عدم تعمیل اس کے دائرہ اختیار کو متاثر نہیں کرتی، حالانکہ یہ اس کی کارروائی کو انتخابی فہرست میں اپیل کنندہ کے نام سے غیر قانونی بنا سکتا ہے۔ یہ ہے کہ اس طرح کی عدم تعمیل افسر کے عمل کو غیر معقول نہیں بنا سکتی، حالانکہ اس کا حکم اپیل میں یا کسی اور مناسب مراوا کا سہارا لے کر کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔

ایکٹ اس بنیاد پر آگے بڑھتا ہے کہ انتخابات کے مقصد کے لیے ووٹرز کی فہرست حتمی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت، "ہر وہ شخص جس کا نام کسی پنچایت حلقے کے ووٹرز کی فہرست میں ہے، جب تک کہ اس ایکٹ کے تحت یا کسی دوسرے قانون کے تحت نا اہل قرار نہ دیا جائے، پنچایت کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کا اہل ہوگا"۔ نا اہلی کا شمار دفعہ 11 میں کیا گیا ہے۔ اگر اسے نا اہل نہیں کیا گیا تھا—موجودہ معاملے میں، نتیجہ یہ ہے کہ ایسی کوئی نا اہلی نہیں تھی—اپیل کنندہ یقینی طور پر پنچایت کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کا اہل تھا۔ یہ ایکٹ منسیف کو انتخابات کو الگ کرنے کے لیے خصوصی دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے، اور وہ ایسا صرف ایکٹ کی دفعہ 13(3) میں مذکور وجوہات کی بنا پر کر سکتا ہے۔ متعلقہ شق دفعہ 13(3)(A)(D)(i) میں ہے جو کسی بھی نامزدگی کی نامناسب قبولیت سے متعلق ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 10 کے پیش نظر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ کی نامزدگی کی کوئی نامناسب قبولیت ہے، کیونکہ اس کا نام ووٹرز کی فہرست میں ہونے کی وجہ سے وہ پنچایت کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کا اہل ہے۔ لہذا، ایکٹ میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جو ہائی کورٹ کو اس بنیاد پر انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے قابل بناتی ہے کہ اگرچہ کسی امیدوار کا نام فہرست میں ہے، لیکن اسے غیر قانونی طور پر اس میں شامل کیا گیا تھا۔

اس نظریے میں ہم اس سوال پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کی تجویز نہیں کرتے کہ آیا، اگر اپیل کنندہ کا انتخاب کالعدم تھا، تو منسیف پہلے مدعا علیہ کو اس کی جگہ باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کر سکتا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر؛ ہم اس نتیجے سے متفق نہیں ہو سکتے جو فاضل منسیف یا ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کے ذریعے اخذ کیا گیا ہے۔ نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور انتخابی درخواست پورے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document